Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹م

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

۷ا رجمادی الاول ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۰/

جلد ۴۸/۱۳ ۱۹ نبوت ۱۳۳۸ ہش ۱۹ نومبر ۱۹۵۹ء نمبر ۲۷۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

چند دن سے اعصابی ضعف کی تکلیف ہے۔ کل دن بھر طبیعت عام طور پر بہتر رہی

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۸ نومبر۔ بوقت ساڑھے نو بجے صبح۔

کل دن بھر حضور کی طبیعت عام طور پر بہتر رہی رات نیند اچھی آگئی۔ اعصابی ضعف کی تکلیف چند دن سے چل رہی ہے۔ اس کے باعث فکر ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

(خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد۔ بوقت ساڑھے نو بجے صبح۔ ربوہ ۱۸ نومبر ۱۹۵۹ء)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۱۸ نومبر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ویسے تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ مگر بازو میں درد اور کچھ سوجن ابھی ہو جاتی ہے — احباب جماعت و صحابہ کرام حضرت سیدہ موصوفہ کی کامل صحت کے لئے دعا کرتے رہیں۔

(خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد۔ ربوہ)

ثقافت کے قیمتی ورثے کو قائم رکھنے اور اسلامی ضابطہ حیات پر کاربند رہنے کی اپیل

تہران میں پاک ایران ثقافتی انجمن کی استقبالیہ تقریب کے موقعہ پر صدر ایوب کی تقریر

تہران ۱۸ نومبر۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل ایوب نے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اسلامی ثقافت کے گرانقدر ورثے کو قائم رکھیں۔ اور اسلامی ضابطہ حیات پر کاربند رہیں۔

صدر نے کل شام ٹیلی ویژن پر ایرانی عوام سے خطاب کیا۔ ایرانی عوام نے ان کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ صدر نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس ہمہ گیر ترقی کا بھی ذکر کیا۔ جو ایران نے شہنشاہ رضا شاہ پہلوی کی قیادت میں کی ہے۔ صدر نے دونوں ملکوں کے گہرے دوستانہ تعلقات کا بھی ذکر کیا۔

انہوں نے کہا کہ تحریک پاکستان کو جس چیز سے تقویت ملی وہ یہ خواہش اور عزم تھا کہ مسلمانوں کی ہزاروں سال پرانی ثقافتی، ذہنی اور ادبی روایات برقرار رکھی جائیں اور انہیں ترقی دی جائے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ شاہ ایران کی سرپرستی میں ایران اور پاکستان کی ثقافتی انجمن اپنے دائرہ کار میں توسیع کرے گی۔ اور اس قسم کی دوسری انجمنوں کے لئے مثال قائم کرے گی۔ صدر ایوب نے کہا بدقسمتی سے ہم پر غیر ملکی حکمران مسلط رہے ہیں اور ان کی وجہ سے برصغیر میں ہماری ثقافتی اور سیاسی سرگرمیوں کو نقصان پہنچا ہے۔ اس تاریک اور مایوس کن دور میں سید احمد خاں نے ادبی اور ثقافتی سرمائے کو محفوظ رکھنے کی زبردست جدوجہد کی، انہوں نے علی گڑھ میں کالج قائم کیا اور حالی اور شبلی جیسی ہستیوں کا تعاون حاصل کیا قیام پاکستان کے لئے برصغیر کے مسلمانوں کی طویل جدوجہد کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مسلمانوں نے قائداعظم محمد علی جناح کی قیادت میں پاکستان حاصل کیا۔ ایران پہلا ملک ہے۔ جس نے اس نئی اسلامی مملکت کے قیام کا خیر مقدم کیا۔ اور اسے تسلیم کیا۔

صدر ایوب آج انقرہ جائینگے

تہران ۱۸ نومبر۔ فیلڈ مارشل ایوب ایران کا دس روزہ دورہ مکمل کرنے کے بعد آج ترکی کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ کے ہمراہ یہاں سے بذریعہ طیارہ انقرہ روانہ ہوں گے، سنٹو کے تین مسلم ممالک کے لیڈر تہران میں اپنی اعلےٰ سطح کی کانفرنس کے تھوڑے عرصہ کے بعد اپنے مشترکہ دوست صدر آئزن ہاور سے اپنے اپنے ملکوں میں ملاقات کرینگے صدر آئزن ہاور آئندہ ماہ کے شروع میں مختلف ملکوں کے دورے پر روانہ ہو رہے ہیں۔

یونین کونسلوں کے ارکان صدر مملکت کا انتخاب کریںگے

لاہور ۱۸ نومبر۔ ادارہ قومی تعمیر نو کے ڈائریکٹر بریگیڈیئر ایف آر خان نے کہا ہے کہ یونین کونسلوں کے اسی ہزار ارکان صدر مملکت کا انتخاب کریں گے اور انتظامیہ کے سربراہ کے چناؤ کے لئے یہ بنیاد نا کافی نہیں ہے

بریگیڈیئر خان کل مینارڈ ہال میں یونیورسٹی کے اساتذہ سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے بنیادی جمہوریتوں کے مقاصد اور طریق کار پر روشنی ڈالتے ہوئے امید ظاہر کی کہ آئینی کمیشن بہت جلد قائم کر دیا جائیگا۔ اور مجوزہ آئین یہ فیصلہ کریگا کہ ملک کا آئندہ طرز حکومت

چائے کی پیداوار میں ۳ لاکھ پونڈ کا اضافہ

کراچی ۱۸ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس سال کے پہلے دس مہینوں میں پاکستان میں چائے کی پیداوار میں تین لاکھ پونڈ کا اضافہ ہوا ہے۔

(تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام طلبہ کالج سے) مشہور مصری صحافی السیّد محمد عودہ کا خطاب

ربوہ ۱۸ نومبر۔ مصر کے مشہور صحافی السید محمد عودہ نے جو قاہرہ کے اخبار "الجمہوریہ" کے ایڈیٹوریل سٹاف کے رکن ہیں کل یہاں تعلیم الاسلام کالج بھی دیکھا۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے ڈاکٹر فوزی حسن خلیل بھی آپ کے ہمراہ تھے جو آجکل عربی زبان کی تعلیم و ترویج کے لئے پاکستان آئے ہوئے ہیں۔ کالج یونین کی طرف سے ہر دو معزز مہمانوں کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ کالج کا معائنہ کرنے کے بعد السید محمد عودہ نے تعلیم الاسلام کالج یونین کے خصوصی اجلاس میں جو کالج یونین کے سیکرٹری صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا طلباء کالج سے خطاب بھی فرمایا۔ جو قریباً پون گھنٹے تک جاری رہا۔ آپ نے انگریزی زبان میں تقریر کرتے ہوئے متحدہ عرب جمہوریہ کے حالات پر نہایت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طرح متحدہ عرب جمہوریہ کی حکومت اور وہاں کے عوام مسلمانوں کی عزت اور ان کا وقار بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ موصوف کا یہ لیکچر بہت دلچسپی کے ساتھ سنا گیا۔ بعد میں خاصی دیر سوال و جواب کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ بعد ازاں ایک بجے دوپہر

کے بعد ہر دو معزز مہمان اس دعوت میں شریک ہوئے جو کالج یونین کی طرف سے ان کے اعزاز میں ترتیب دی گئی تھی۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۵۹ء

غیر معمولی مسائل

ہم الفضل کی اس اشاعت میں کسی دوسری جگہ چودھری بہاول خاں صاحب ناگرہ کا ایک مضمون "کیا ہم مسلمان ہیں؟" کے زیر عنوان معاصر "تسنیم" میں سے نقل کر رہے ہیں۔ یہ مضمون واقعی نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ تمام اقوام عالم کے لئے قابل غور ہے۔ اس میں فاضل مضمون نگار نے وضاحت سے یہ بات بتائی ہے کہ انسانوں پر سیلابوں وغیرہ کے ذریعہ جو آفتیں آ رہی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے نہ صرف خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیا ہے بلکہ سخت بد اعمالیوں میں مصروف ہیں۔ چنانچہ آپ نے ٹھیک کہا ہے کہ

"صاحب بصیرت حضرات خوب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ضابطہ کے مطابق مصیبتیں ہمارے بداعمال کی وجہ سے آتی ہیں"۔

فاضل مضمون نگار نے اپنا کانوں سنا حال بتایا ہے اور وہ یہ ہے کہ پاکستان کے مقامی حضرات کا کہنا ہے کہ سیلاب آزادی کے بعد آئے ہیں۔ ایسے سیلاب پہلے کبھی نہیں آئے تھے۔ مگر وہ اس کی وجہ غلط بتاتے ہیں کہ مہاجرین کی نحوست کی وجہ سے یہ سیلاب آ رہے ہیں۔ اصل وجہ مہاجرین کی نحوست نہیں بلکہ وہ بد اعمالیاں ہیں۔ جن میں مسلمان گرفتار ہو گئے ہیں

اگرچہ بعض لوگ مضمون نگار سے اس بات میں کلی طور پر متفق نہیں ہونگے کہ پاکستان میں جو سیلاب وغیرہ کی مصیبتیں آ رہی ہیں وہ محض اسلئے آ رہی ہیں جیسا کہ صاحب مضمون نگار نے وضاحت فرمائی ہے کہ مسلمانوں نے آزادی سے پہلے یہ عہد کیا تھا کہ اگر ہم کو پاکستان مل گیا۔ تو ہم اس میں خدا تعالیٰ کا قانون نافذ کرینگے جیسا کہ فاضل مضمون نگار لکھتا ہے:۔

یہ بات اس حد تک تو ٹھیک ہے کہ انتقال آبادی کے بعد سیلاب اور دوسری مصیبتیں پے در پے آنی شروع ہو گئی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ متحدہ ہندوستان میں ہم یہ عذر کیا کرتے تھے کہ کافرانہ نظام کے ماتحت غیر مسلموں سے مل کر اسلامی زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ بھی اس وقت درگذر فرماتا تھا۔ اور جب ہم سب نے جلسوں جلوسوں میں نعروں کے ساتھ اس بات کا عہد کیا تھا کہ اے اللہ! اگر ہمیں الگ ملک مل جائے تو ہم یہاں اسلامی نظام قائم کریں گے۔ اور اپنی زندگیاں اسلامی اصولوں کے مطابق گذاریں گے۔ سب کی زبان پر یہ نعرہ تھا۔ "پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الٰہ الا اللہ" تو اللہ تعالیٰ نے ہماری درخواست قبول فرمائی اور ہماری خواہشات کے مطابق پاکستان کا ملک ہمیں عطا فرما دیا۔ اور اسلامی زندگی بسر کرنے کے لئے ہمارے سامنے کوئی رکاوٹ باقی نہ رہنے دی۔

اب یہ چیز سب کے سامنے ہے کہ ہم نے اپنے عہد کی کس طرح خلاف ورزی کی ہے اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرنا تو درکنار۔ ہم سب سے بہت سے مسلمان ملک اور قوم کے بھی غدار ثابت ہوئے۔ اب اس عہد شکنی کی پاداش میں ہماری قیادت کے لوگ بھی سزا بھگت رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سیلاب اور دوسری مصیبتیں نازل فرما کر ہمیں ابھی جھنجھوڑ رہا ہے کہ جاگو اور اپنے عہد کو پورا کرو۔ لیکن ان حالات میں بھی ہماری نافرمانیوں کا اندازہ مندرجہ ذیل واقع سے کیا جا سکتا ہے

(روزنامہ تسنیم ۱۳ نومبر ۱۹۵۹ء)

تاہم اس میں بھی شک نہیں کہ اگر مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ سے کوئی ایسا عہد کیا تھا۔ تو اب اس عہد سے انحراف واقعی ایک بڑی بھاری بدعملی ہے۔ اس کے باوجود فاضل مضمون نگار کو اعتراف ہے کہ آزادی سے پہلے بھی بد اعمالیاں راہ پا گئی ہوئی تھیں۔ اور اگر مسلمانوں نے پاکستان حاصل کرنے کے بعد بھی جہاں ان کو غیر حکومت کی وجہ سے مجبوریاں نہیں رہیں۔ اپنی اصلاح نہیں کی تو اس سے مصیبتوں کے لئے ایک زائد وجہ تو پیدا ہو گئی ہے۔ لیکن اصل وجہ یہی ہے کہ آزادی سے پہلے اور بعد بھی بد اعمالیوں کا سلسلہ قائم ہے اور اس لئے اصل اور بنیادی وجہ یہی بد اعمالیاں ہیں جس میں نہ صرف مسلمان بلکہ اسوقت تمام اقوام عالم مبتلا ہو چکی ہیں اور یہ سیلابوں کی مصیبت محض ان مصائب کا معمولی ساحصہ ہے۔ جن کا مستوجب دنیا نے اپنے آپ کو بنا لیا ہے۔ جیسا کہ فاضل مضمون نگار نے بھی ایک لحاظ سے یہی کہا ہے کہ

"اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ وہ عہد توڑنے والوں کو سیلاب وغیرہ کی مصیبتوں سے ابھی جھنجھوڑ کر یاد دہانی کرا رہا ہے۔ اور ہمیں اپنے عہد کو پورا کرنے کی مہلت دے رہا ہے

ورنہ وہ عہد شکنی کی سزا آخرت کے علاوہ اس دُنیا میں بھی دینے پر پوری طرح قادر ہے

فاضل مضمون نگار کے پیش نظر ایک خاص مقصد ہے۔ اس نے یہاں صرف اس عہد شکنی کو لیا ہے۔ جس کا ان کے حوالہ میں ذکر اوپر آ چکا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ یہ مصیبتیں اس بنیادی عہد شکنی کے ساتھ وابستہ ہیں جو مسلمانوں ہی نے نہیں بلکہ تمام دُنیا کے لوگوں نے اس وقت اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے کر رکھی ہے۔ یعنی آجکل تمام دنیا پر اللہ تعالیٰ کا مارشل لاء لگا ہوا ہے اس طرح فاضل مضمون نگار کے پیش نظر جو خاص مقصد ہے۔ وہ اپنی جگہ پر ہے اور ہمیں یہاں اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ ہمیں چاہیئے کہ قرآن کریم کی رہنمائی میں ان اصولوں پر غور کریں۔ جو انسانوں پر الٰہی عذاب کے متعلق بیان کئے گئے ہیں۔ پہلی بات جو اس ضمن میں قابل توجہ ہے وہ یہ ہے کہ عذاب الٰہی جیسا کہ فاضل مضمون نگار کا بھی کہنا ہے۔ انسانوں کی بد اعمالیوں کی وجہ سے ہی آتے ہیں۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بھی صاف صاف لفظوں میں فرمایا ہے کہ

ماکنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔

یعنی ہم عذاب دینے والے نہیں ہیں جب تک ہم کوئی فرستادہ نہ ارسال کر لیں۔

جس کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ عذاب تو انسانوں کی بد اعمالیوں کی وجہ سے نازل کرتا ہے لیکن وہ بغیر ان انسانوں پر حجت پوری کرنے کے عذاب نہیں لاتا۔ وہ پہلے انہیں جتلا دیتا ہے اور اپنے کسی فرستادہ اور مامور کے ذریعہ انہیں خبردار کر دیتا ہے کہ اگر تم نے اپنی اصلاح نہ کی تو تمہاری بد اعمالیوں کی تم کو اسی دنیا میں سزا دی جائیگی اگر وہ باز آ جائیں فبہا اور اگر خبردار کرنے کے بعد بھی وہ بد اعمالیوں پر اڑے رہیں۔ تو پھر اللہ تعالیٰ ان کو سزا دیتا ہے

یہاں اس بات کو پھر سمجھ لیجئے کہ فاضل مضمون نگار نے بھی جیسا کہ آپ نے جاپان پر ایٹم بم کی مصیبت کا ذکر فرمایا ہے۔ اس بات کو تسلیم فرمایا ہے کہ آج تمام دنیا کے لوگ بد اعمالیوں میں غرق ہیں اور ساری دنیا ان کی وجہ سے مستوجب سزا ہے۔ سیلاب کی مصیبت محض ایک ضمنی بات ہے۔ اس لئے جیسا کہ ہم ابھی ذکر کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کو ضروری تھا کہ وہ آیۂ ماکنا معذبین کے مطابق تمام دنیا کو یکساں طور پر خبردار کرتا کہ اگر اقوام نے اصلاح نہ کی تو سزا ملے گی۔ اب غور فرمایئے آج سے پچاس ساٹھ سال پہلے اللہ تعالیٰ کے ایک خبر دینے والے نے تمام دنیا کو ان الفاظ میں خبردار کیا ہے

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا جس کے کان سننے کے ہوں سُنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خُدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائیگا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ

(حقیقۃ الوحی ص ۲۵۷)

اس خبر کے صرف سات آٹھ سال بعد ۱۹۱۴ء سے لیکر آج تک کی تاریخ دنیا کو ملاحظہ فرمایئے کیا ایک ایک حرف اسی طرح پورا نہیں ہو رہا جس طرح اللہ تعالیٰ کے خبر دینے والے نے خبر دی ہے

(باقی)

مشہور بھارتی لیڈر آچاریہ ونوبا بھاوے کی قادیان میں آمد

قادیان کی احمدیہ جماعت کی طرف سے خیر مقدم استقبالیہ ایڈریس اور قرآن شریف مع اردو تفسیر کی پیشکش

(از ہفت روزہ بدر قادیان ۱۲ نومبر ۱۹۵۹ء)

قادیان ۵ نومبر۔ مشہور بھارتی لیڈر اور بھودان تحریک کے بانی آچاریہ ونوبا بھاوے اپنے پیدل دورہ پر آج سوا نو بجے صبح یہاں وارد ہوئے۔ دیگر اہالیان قادیان کے ساتھ مقامی احمدیہ جماعت کے متعدد افراد نے بھی خصوصیت سے آپ کا استقبال کیا۔ جماعت کی درخواست پر آپ احمدیہ محلہ میں تشریف لائے۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق مسجد اقصیٰ میں آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا جس کے جواب میں آپ نے ایک پُر خلوص تقریر فرمائی اور احمدیت کے روحانی مرکز کی زیارت کرنے پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور بعد سہ پہر اپنی پرارتھنا کے وقت کی تقریر میں بھی استقبالیہ تقریب کا تعریفی کلمات میں ذکر کیا اور تمام اصلاحی مضامین پر مؤثر پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ اور متعدد آیاتِ قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے اپنے نقطۂ نظر کو واضح کیا جس سے بالواسطہ طور پر اسلامی تعلیم کے محاسن کا اعتراف ہوتا ہے۔

گذشتہ ماہ مئی میں جب جماعت احمدیہ قادیان کے وفد نے آچاریہ ونوبا بھاوے جی سے پٹھانکوٹ میں ملاقات کی تھی اور آپ کی خدمت میں انگریزی ترجمۃ القرآن اور سیرت نبوی اور دیگر اسلامی لٹریچر پیش کیا تھا تو کشمیر سے واپسی پر قادیان آنے کی بھی دعوت دی تھی۔ چنانچہ جب آپ کشمیر کا دورہ مکمل کر چکے تو حسب وعدہ واپسی پر قادیان آنے کا بھی پروگرام بنایا۔ چنانچہ مورخہ ۴ نومبر کو جب آپ دھاریوال میں پہنچے تو قادیان سے جماعت احمدیہ کے نمائندے وہاں بھجوائے۔ قادیان کے دورہ کے وقت آپ سے احمدیہ محلہ میں آنے اور کچھ وقت ہماری باتیں سننے کی درخواست کی گئی جسے آپ نے منظور فرمایا۔

استقبال

دھاریوال سے پیدل چل کر ڈیری والا کے رستے ہوتے ہوئے ونوبا جی سوا نو بجے کے قریب قادیان پہنچ گئے۔ حضرت نواب محمد علی خانصاحب رضی اللہ عنہ کی کوٹھی کے شمال مشرقی کونے پر اہالیان قادیان نے آپ کا استقبال کیا۔ اس موقعہ پر احمدیہ جماعت کے افراد بھی مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب کی قیادت میں ایک معقول تعداد میں موجود تھے۔

اچاریہ جی کے ایک روزہ قیام کا مقامی سکھ نیشنل کالج (سابق تعلیم الاسلام کالج) کی بلڈنگ میں انتظام تھا۔ اس لئے آپ سیدھے کالج ہال میں پہنچے جہاں آپ نے دس پندرہ منٹ کے لئے حاضرین سے خطاب کیا۔

اس میں آپ نے ملک کی طاقت کو بڑھانے کے لئے دیہی ترقی اور خوشحالی کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے ملک کی سہ منزلہ عمارت کی تکمیل کے لئے دیہات کی ترقی کو نیچے کی ضروری منزل قرار دیا۔ جس پر دوسری دونوں منزلوں کا دارومدار ہے۔ آپ نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ دیہات والے مل جل کر رہیں اور مضبوط ہوں۔ اس طرح آپ نے بھودان سکیم کی مختصر طور پر وضاحت کی۔

اچاریہ جی کی تقریر کے بعد آپ کے ایک مخلص کارکن شری بہماند جی نے بھودان کی مزید وضاحت کرتے ہوئے حاضرین کو بتایا کہ آپ آٹھ سال چھ ماہ سے پد یاترا کر رہے ہیں اور اب تک ۴۳ ہزار میل پیدل سفر طے کر چکے ہیں۔

احمدیہ محلہ میں تشریف آوری

صبح کے ناشتہ اور کچھ دیر آرام کرنے کے بعد گیارہ بجے ونوبا جی نے احمدیہ محلہ میں تشریف لانے کا وقت دیا ہوا تھا چنانچہ مقررہ وقت پر احمدیہ جماعت کے دس پندرہ نمائندگان . . . . آپ کی پیشوائی کے لئے آپ کی قیام گاہ پر پہونچے جہاں آپ ٹھیک گیارہ بجے چل پڑے۔ جب آپ احمدیہ محلہ میں مسجد مبارک کے سامنے والے گیٹ پر پہونچے تو اس جگہ جماعہ درویشان کرام نے محترم جناب مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی اور ناظر صاحبان کے ساتھ آپ کا اھلاً وسھلاً و مرحبا اور دیگر نعروں سے پُر جوش استقبال کیا۔ گیٹ کو پھولوں اور سبز پتیوں سے خوب سجایا گیا تھا۔

استقبالیہ تقریب کا انتظام مسجد اقصیٰ میں ہونے کی وجہ سے اس گیٹ سے مسجد اقصیٰ تک کی ساری گلی کو رنگا رنگ کی جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔

شری ونوباجی اپنے ساتھیوں اور سینکڑوں دیگر غیر مسلم حضرات کے ساتھ سیدھے مسجد اقصیٰ میں پہونچے۔ مسجد کے وسیع برآمدہ اور صحن میں خوبصورت دریاں بچھائی گئی تھیں۔ برآمدہ کی شمالی طرف کچھ فاصلہ پر سٹیج بنایا گیا تھا۔ اس پر معزز مہمان کو بٹھا دیا گیا۔ لاؤڈ سپیکر کا معقول انتظام تھا۔

استقبالیہ تقریب

استقبالیہ تقریب کا پروگرام (جس کی ایک نقل ونوباجی کے سامنے رکھ دی گئی تھی) تلاوت قرآن شریف سے شروع ہوا۔ جو عزیز بشیر الدین سونگھڑ ڈی متعلم جامعہ احمدیہ نے کی۔ بعدہٗ یونس احمد صاحب اسلم درویش نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا منظوم کلام جو خدا تعالیٰ کی شان میں تھا جس کا مطلع تھا ؎

میری رات دن بس یہی اک صدا ہے
کہ اس عالم کون کا اک خدا ہے

کے چند اشعار خوش الحانی سے سنائے۔ اس کے بعد محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے جماعت کی طرف سے ایڈریس پڑھ کر سنایا۔ جس میں معزز مہمان کی قادیان میں تشریف آوری پر خوش آمدید کا تحفہ پیش کیا اور ملک میں امن اتحاد اور ایکتا کے مشن کی کامیابی کی نیک خواہشات کا اظہار کیا گیا اور اس بات کو واضح کیا گیا کہ اس طرح قادیان

ضروری اعلان

برائے والنٹیرز بر موقعہ جلسہ سالانہ

از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب افسر جلسہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ:-

"ابھی ربوہ کی آبادی اتنی نہیں کہ تمام والنٹیرز صرف ربوہ سے ہی مہیا ہو سکیں۔ اس لئے تمام جماعتوں کا فرض ہے کہ اپنی اپنی جماعت کے افراد سے پچیس ۲۵ فی صدی افراد کو والنٹیرز کے طور پر پیش کریں اور جلسہ سالانہ سے پہلے ہی انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے دفاتر میں ان کے نام بھجوا دیں اور جب جلسہ سالانہ پر وہ لوگ پہنچیں تو آتے ہی ان لوگوں کو انصار اور خدام کے منتظمین کے سپرد کر دیں تا کہ وہ ربوہ والوں کے ساتھ مل کر آنے والے مہمانوں کی خدمت کر سکیں۔" (خطبہ جمعہ ۱۹ ستمبر ۵۸ء)

تمام انصار اللہ اور قائدین خدام سے گذارش ہے کہ وہ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں دفتر مرکزیہ انصار اللہ اور دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ میں والنٹیرز کے نام بھجوا دیں۔ احباب بجائے انفرادی طور پر نام بھجوانے کے زعماء انصار اللہ اور قائدین خدام کی معرفت ہی اپنے نام بھجوائیں۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار مرزا ناصر احمد۔ افسر جلسہ سالانہ

میں آپ کی تشریف آوری سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی

"یاتون من کل فج عمیق"

ایک دفعہ پھر پوری ہوئی۔ ایڈریس میں اسلام کی پیش کردہ اقتصادی تعلیمات کا خلاصہ بھی پیش کیا گیا

. . . .

ایڈریس کے آخر میں اس امر پر افسوس کا اظہار کیا گیا کہ جماعت اسلامی نے خلاف تعلیم اسلامیہ اچاریہ جی کو تلاوت کرانے سے روکا۔ حالانکہ قرآن کریم ایک آسمانی نور ہے اور اس کی تعلیم روحانی بیماریوں کے لئے شفا اور روحانی ترقیات کے حصول کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ یہ تعلیم جتنی بھی دنیا میں پھیلے دنیا کے لئے رحمت کا باعث ہے۔

قرآن شریف اور اسلامی لٹریچر کا ہدیہ

ایڈریس سنائے جانے کے بعد محترم امیر صاحب نے اچاریہ جی کی خدمت میں ان کی خواہش کے مطابق تفسیر صغیر اور دوسرا اسلامی لٹریچر پیش کیا۔ جسے موصوف نے بڑے ادب و احترام اور ممنونیت سے قبول فرمایا۔

جوابی تقریر

بعدہٗ اچاریہ جی نے ایک پُر مغز تقریر فرمائی جس کا آغاز آپ نے ان الفاظ سے فرمایا:-

"ہم کو اس بات کی خوشی ہے کہ ایک روحانیت کا مرکز دیکھنے کا ہم کو موقع ملا۔ ایسے تو اس سے پہلے اس قسم کے مواقع پرماتما کی کرپا سے ہم کو ملتے رہے"

اس سلسلہ میں آپ نے اجمیر شریف دیوبند اور علیگڑھ جانے اور وہاں کے مسلمانوں کے ساتھ ملنے کا ذکر کیا۔ پیش کردہ ایڈریس میں مذکورہ دنو باجی کے مقولہ

"ایک ہو اور نیک بنو"

کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ نے کہا۔

"ہماری یہ خوش قسمتی ہے کہ ہر قوم کے لوگوں نے ہمارے کام کا سواگت کیا ہے۔ ہم کیرالہ گئے۔ وہاں ہمیں عیسائیوں کے جیا فرقوں سے ملنے کا موقع ملا کاشی کے نزدیک بودھوں کے بڑے مرکز میں گئے

بعض دوان سے متعلق ہماری جدوجہد کو سراہتے ہوئے مختلف مقامات پر اس بات کا اظہار کیا گیا کہ قرآن کریم میں یہی تعلیم ہے۔ گوتم بدھ کی تعلیم میں اس کا ذکر موجود ہے۔ عیسیٰ مسیح کی تعلیم اس سے ملتی جلتی ہے گویا جتنے بھی مذہب ہیں ان سب نے یہ کام اپنا ہی بتایا ہے۔ سب نے اس بات کی سمجھداری دی ہے اس سے ہم کو بہت طاقت ملی اور خوشی ہوئی۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے اچاریہ جی نے کہا:-

دین تو ایک ہی ہوتا ہے چاہے مذہب الگ الگ ہوں۔ روحانیت ایک ہی ہوتی ہے آپ نے کہا سچائی ہی دین ہے۔ محبت ہی دین ہے۔ رحم ہی دین ہے۔

مختلف اہل مذاہب کے باہمی اختلاف کی وجہ بتاتے ہوئے آپ نے واضح کیا کہ کبھی کبھی یہ ہوتا ہے کہ مذہب کی کتابوں میں ایسے جملے ہوتے ہیں جن کی تشریح میں لوگ اختلاف کرتے ہیں۔ یہی بات باہمی جھگڑے کا باعث بن جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں قرآن کریم کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ کچھ متشابہات ہوتے ہیں اور کچھ محکمات۔ سمجھدار لوگ متشابہات کے پیچھے نہیں پڑتے۔ بلکہ وہ ام الکتاب کو پکڑنا چاہتے ہیں" (باقی)

انتظامات جلسہ سالانہ کے سلسلے میں ضروری اعلان

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر رہائش کا انتظام ناظم صاحب مکانات کے سپرد ہوتا ہے۔ احباب رہائش کے انتظام کے لئے ان کو تحریر کریں۔ نظارت ہذا کا رہائش سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ آئندہ اس بارے میں تمام خط و کتابت ناظم صاحب مکانات جلسہ سالانہ کے پتہ پر ہونی چاہیئے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے بھائی جان ملک مشتاق احمد صاحب انچیز پاکستان ٹکسال لاہور جمعرات ۱۲ اکتوبر ۵۹ء کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت ہی نیک اوصاف کے مالک تھے۔ نماز جنازہ بروز جمعہ حضرت مسیح موعودؑ کے ایک صحابی نے پڑھائی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین (مرحوم کی عمر ۴۵ سال تھی) حمید اللہ ملک پاکستان منٹ ۳ باغبانپورہ لاہور

اسلام کی روشنی میں بین الاقوامی نظام نو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"میں اوپر بتا چکا ہوں کہ اسلامی سکیم کے اہم اصول یہ ہیں (اوّل) سب انسانوں کی ضرورتوں کو پورا کیا جائے (دوسرے) مگر اس کام کو پورا کرتے وقت انفرادیت اور عائلی زندگی کے لطیف جذبات کو تباہ نہ ہونے دیا جائے (تیسرے) یہ کام مالداروں سے طوعی لیا جائے۔ جبر سے کام نہ لیا جائے (چوتھے) یہ نظام ملکی نہ ہو بلکہ بین الاقوامی ہو۔ آج کل جس قدر تحریکات جاری ہیں وہ سب کی سب ملکی ہیں۔ مگر اسلام نے وہ تحریک پیش کی ہے جو ملکی نہیں بلکہ بین الاقوامی ہے اسلامی تعلیم کی ساری خوبی ان چاروں اصول میں مرکوز ہے اگر یہ چاروں اصول کسی تحریک میں پائے جاتے ہوں تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ تحریک سب سے بہتر اور سب تحریکات سے زیادہ مکمل ہے۔

اب میں بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان چاروں مقاصد کو اس زمانہ کے مامور نائب رسول اللہ نے کس طرح پورا کیا اور کس طرح اسلامی تعلیم کے عین مطابق دنیا میں ایک نئے نظام کی بنیاد رکھ دی۔ یہ بولشوزم سوشلزم اور نیشنلسٹ سوشلزم کی تحریکیں سب جنگ کے بعد کی پیدائش ہیں۔ ہٹلر جنگ کے بعد کی پیدائش ہے۔ مسولینی جنگ کے بعد کی پیدائش ہے اور شاہی جنگ کے بعد کی پیدائش ہے غرض یہ ساری تحریکیں جو دنیا میں ایک نیا نظام قائم کرنے کی دعوے دار ہیں۔ ۱۹۱۹ء اور ۱۹۲۱ء کے گرد چکر لگا رہی ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے مامور نے نئے نظام کی بنیاد ۱۹۰۵ء میں رکھ دی تھی اور الوصیت کے ذریعہ رکھی تھی"

پس اے بھائیو اور بہنو! اٹھو اور اپنے پیارے امام اطال اللہ تعالیٰ بقاءہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس بین الاقوامی روحانی نظام نو میں شامل ہو جاؤ جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس ہاتھوں سے رکھی گئی اور اپنی جائیدادوں اور اپنی ماہوار آمدنیوں کی (کم سے کم دسویں حصہ کی اور زیادہ سے زیادہ تیسرے حصہ کی) وصیتیں کر کے اللہ تعالیٰ سے اجر حاصل کرو۔ مگر

"جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے" (نظام نو صفحہ ۱۱۲)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اشاعت اسلام کیلئے شجرہ طیبہ کا طیب نمونہ

تحریک جدید کے ماتحت اکناف عالم میں اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانیاں پیش کرنے میں شجرہ طیبہ یعنی خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نمونہ بہت قابل رشک ہے۔ نئے سال کے اعلان پر اس مقدس خاندان کے افراد نے جو وعدے دفتر ہذا کو ارسال فرمائے ہیں ان کی ایک قسط الفضل کی اشاعت .... مورخہ ۵ نومبر ۵۹ء میں شائع ہو چکی ہے۔ اسی تسلسل میں موصول ہونے والے مزید وعدے درج ذیل ہیں:۔

(۱) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے معہ بیگم صاحبہ ۱۲۳۰/- روپے

(آنمکرم نے گذشتہ سال کی نسبت ۴۰/- روپیہ کے اضافہ کے ساتھ یہ وعدہ پیش فرمایا ہے اس میں آنمکرم کی طرف سے ۱۱۰۰/- اور محترمہ بیگم صاحبہ کی طرف سے ۱۳۰/- روپیہ کا وعدہ ہے۔)

(۲) حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ۳۹۵/- روپے

(۳) حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ۵۵/- روپے۔

(۴) حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ معہ بیگم صاحبہ و صاحبزادگان ۲۲۰/- روپے۔

(۵) صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید معہ بیگم صاحبہ و صاحبزادگان ۲۲۷/-

نقد ادا شد

(۶) صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر ربوہ معہ بیگم صاحبہ و صاحبزادگان۔ ۳۳۲/- روپے

(۷) صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ ۱۰۷/- روپے

(۸) صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم صاحبہ ۴۱/- روپے نقد ادا شد

(۹) سید میر مسعود احمد صاحب سیکرٹری مجلس تحریک جدید ۲۵/- روپے

(۱۰) صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایم اے ۳۶/- روپے

(۱۱) نواب عباس احمد خانصاحب معہ بیگم صاحبہ و بچگان ۶۳۴/- روپے

(۱۲) صاحبزادہ مرزا انیر احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ ۴۷۶/- روپے (باقی آئندہ)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

کیا ہم مسلمان ہیں؟

(منقول از روزنامہ تسنیم ۱۳/ نومبر ۱۹۵۹ء)

کانوں نے کیا سُنا؟

سیلاب اور سیلاب کے بعد ملیریا کی وبا کے دنوں میں سیلاب زدہ دیہات کے مقامی حضرات سے یہ بات عام سننے میں آئی کہ جب سے مہاجرین یہاں آئے ہیں ۔ اسی وقت سے سیلاب اور دوسری مصیبتیں یہاں آنی شروع ہوئی ہیں اور ان سے پہلے ہم امن وامان سے تھے۔ گویا ان کے خیال کے مطابق مہاجرین ملک کے لئے منحوس ثابت ہوئے ہیں۔ قرآن مجید کی سورۃ یاسین میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ضابطہ کے مطابق جب ایک بستی کے لوگ اپنی نافرمانیوں کی وجہ سے قحط اور دوسری مصیبتوں میں مبتلا ہوئے تو انہوں نے اپنی نافرمانیوں سے صرف نظر کرتے ہوئے اپنے رسولوں کو یہ بات کہہ ڈالی کہ "ہم نے تم کو منحوس پایا" اب اگر مقامی حضرات مصیبتوں کے حقیقی اسباب سے صرف نظر کرتے ہوئے مہاجرین کو نحوست کا نشانہ بناتے ہیں تو یہ کوئی اچنبھے کی بات نہ ہوگی صاحب بصیرت حضرات خوب جانتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے ضابطے کے مطابق مصیبتیں ہمارے بداعمال کی وجہ سے آتی ہیں۔

اب یہ بات اس حد تک تو ٹھیک ہے کہ انتقال آبادی کے بعد سیلاب اور دوسری مصیبتیں پے در پے آنی شروع ہوئی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ متحدہ ہندوستان میں یہ عذر کیا کرتے تھے کہ کافرانہ نظام کے ماتحت غیر مسلموں سے مل کر اسلامی زندگی بسر نہیں کر سکتے ۔ اس لئے اللہ تعالیٰ بھی اس وقت درگذر فرماتا تھا ۔ اور جب ہم سب نے جلسوں جلوسوں میں نعروں کے ساتھ اس بات کا عہد کیا تھا کہ اے اللہ! اگر ہمیں الگ ملک مل جائے تو ہم یہاں اسلامی نظام قائم کریں گے اور اپنی زندگیاں اسلامی اصولوں کے مطابق گذاریں گے ۔ سب کی زبان پر یہ نعرہ تھا ۔ پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ تو اللہ تعالیٰ نے ہماری درخواست قبول فرمائی اور ہماری خواہشات کے مطابق پاکستان کا ملک ہمیں عطا فرما دیا ۔ اور اسلامی زندگی بسر کرنے کے لئے ہمارے سامنے کوئی رکاوٹ باقی نہ رہنے دی ۔

اب یہ چیز سب کے سامنے ہے کہ ہم نے اپنے عہد کی کس طرح خلاف ورزی کی ہے ۔ اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرنا تو درکنار ۔ ہم سب نے بیعت سے مسلمان ملک اور قوم کے بھی غدار ثابت ہوئے اب اس عہد شکنی کی پاداش میں ہماری قیادت کے لوگ بھی سزا بھگت رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ سیلاب ۔ اور دوسری مصیبتیں نازل فرما کر ہمیں ابھی جھنجھوڑ رہا ہے کہ جاگو اور اپنے عہد کو پورا کرو لیکن ان حالات میں بھی ہماری نافرمانیوں کا اندازہ مندرجہ ذیل واقعہ سے کیا جا سکتا ہے ۔

آنکھوں نے کیا دیکھا؟

چند روز ہوئے ایک نائب تحصیلدار صاحب اراضی کے انتقال کے سلسلہ میں دیہاتی دورہ فرماتے ہیں ۔ ایک گاؤں میں ان کے قیام کا انتظام گاؤں کی جامع مسجد کے متصل سکول کی عمارت میں کیا جاتا ہے ۔ گرد اور علاقہ گرد و نواح حلقوں کے پٹواری اور متعدد دیہات کے نمبردار زمیندار حاضر ہوتے ہیں ۔ مسجد میں ظہر کی نماز کی اذان ہوتی ہے ۔ افسر صاحب تو کھانا تناول کرنا شروع کر دیتے ہیں ۔ اور حاضرین میں سے جن کی تعداد اس وقت چالیس کے لگ بھگ تھی ۔ ان میں سے صرف ایک آدمی نماز کی جماعت میں شریک ہوتا ہے ۔ اور باقی حاضرین سب مسلمان ۔ اس وقت حقہ پینے اور باتیں کرنے میں مصروف رہتے ہیں ۔ اذان میں عہد کے نعرہ لا الہ الا اللہ کا اعلان دو مرتبہ ہوتا ہے ۔ پھر حی الصلوٰۃ کہہ کر نماز کی طرف آنے کی دعوت دی جاتی ہے اور حی الفلاح کہہ کر اس بات کا اعلان کیا جاتا ہے کہ دنیا و آخرت کی فلاح نماز میں ہے ۔ لیکن حاضرین پوری جرأت اور دیدہ دلیری سے اس عہد کی خلاف ورزی کرتے ہیں ۔ جو انہوں نے حصول پاکستان کے وقت خدا سے کیا تھا ۔

اسلام میں کلمہ طیبہ کے اقرار کے بعد انفرادی اور اجتماعی طور پر اسلامی زندگی کی اولین علامت عملی اور دائمی علامت اقامت نماز ہے ۔ نماز ہی مسلم اور غیر مسلم میں فرق کرتی ہے ۔ اور اقامت نماز ہی کسی حکومت کے اسلامی ہونے کی پہلی علامت ہے ۔ اس اجتماع کے رویہ سے ایک مسلمان یہ بات سوچنے پر مجبور ہوتا ہے کہ کیا ہم مسلمان ہیں؟ اور اگر مسلمان ہیں تو پھر دین اسلام سے کس قدر دور ہیں

عہد شکنی کی یاد دہانی

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ وہ عہد توڑنے والوں کو سیلاب وغیرہ کی مصیبتوں سے ابھی صرف جھنجھوڑ کر یاد دہانی کرا رہا ہے ۔ اور ہمیں اپنے عہد کو پورا کرنے کی مہلت دے رہا ہے ۔ ورنہ وہ عہد شکنی کی سزا آخرت کے علاوہ اس دنیا میں بھی دینے پر پوری طرح قادر ہے ۔

دنیا میں عذاب کی نوعیت

دنیا میں عذاب کی ایک نوعیت ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ قوموں کو آپس میں لڑا دے (قرآن ۶ : ۶۵) اور اس کا نمونہ صرف ۱۴ برس ہوئے جاپان کے شہر ہیروشیما میں دیکھا جا چکا ہے ۔ ہیروشیما کے شہر میں ۲½ لاکھ انسانوں کی تباہی انسانوں کے ہاتھوں سے ہی جس قدر بے رحمی سے ہوئی اس کی کیفیت سننے سے انسان کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں ۔ دو ہوائی جہازوں نے ایٹم بم گرائے ۔ ایک لاکھ انسان تو فوراً ہلاک ہو گئے ۔ سوا لاکھ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے مر گئے ۔ اور باقی لوگوں کی حالت مُردوں سے بدتر ہو گئی ۔ کسی کی ٹانگ نہیں اور کسی کا ہاتھ نہیں ۔ بہت سے لوگ پاگل ہو گئے ۔ شہر کے مکانات تہ و بالا ہو گئے ۔ اور صرف چھ آدمی یہ دردناک کہانی سنانے کے لئے بچ گئے ۔ چودہ برس کے بعد اب تو انسانوں کی ہلاکت کے لئے سائنس نے بہت ترقی کی ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کی موجودہ جھنجھوڑ کے بعد ہم نے اپنی اصلاح نہ کی ۔ تو قوموں کی باہمی جنگ چھڑ جانے سے اس سے زیادہ خطرناک تباہی کے امکانات ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بچائے ۔ عذاب سے بچنے کا واحد علاج .... اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے (ترجمہ) اللہ کو کیا پڑی ہے کہ تمہیں خواہ مخواہ سزا دے ۔ اگر تم شکرگذار بندے بنے رہو (خدا کی نعمتوں کی قدر کرو ۔ اور انہیں ٹھیک ٹھیک کام میں لاؤ) اور ایمان کی روش پر چلو ۔ اللہ بڑا قدردان ہے اور سب حال سے واقف ہے "

اس آیت میں شکر کے معنی اعتراف نعمت یا احسان مندی کے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اگر تم اللہ کے ساتھ احسان فراموشی اور نمک حرامی کا رویہ اختیار نہ کرو ۔ بلکہ صحیح طور پر اس کے احسان مند بن کر رہو ۔ اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کے تقاضے پورے کرو ۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ اللہ خواہ مخواہ تمہیں سزا دے ۔

آزادی ایک بہت بڑی نعمت ہے اب دیکھ لیا جائے ۔ کہ ہم نے اس کی کیا قدر کی ہے ۔ اور احسان مندی کا کیا سلوک پیش کیا ہے ۔ اور ایمان کے تقاضے کس قدر پورے کر رہے ہیں ۔ ضرورت ہے کہ ہم اب بھی ہوش میں آئیں ۔ اپنے عہد کو پورا کرنے کی کوشش کریں ۔ ملک کی آزادی کی نعمت کے احسان کا اعتراف دل سے کریں ۔ اور زبان سے اس کا اقرار کرتے ہوئے اپنے نیک عملوں سے اس کی احسان مندی کا ثبوت دیں ۔ اور ایمان کے تقاضے پورے کریں ۔ اور یہ سب کچھ اللہ کی رضا کے لئے ہو ۔ تو پھر ہماری مصیبتیں دور ہو سکتی ہیں ۔ اور دنیا اور آخرت کے عذاب سے نجات ہو سکتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔

"تحریکِ جدید"

"تحریک جدید" سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری کردہ تحریک ہے جس کے بابرکت نتائج احباب جماعت کے سامنے ہیں۔ اس تحریک کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام پورا ہوا کہ:

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے افراد کو یہ توفیق دی کہ ایسے ملکوں میں جہاں اسلام کا نام نہ تھا اب ان ملکوں میں اسلام داخل ہو چکا ہے۔ اور عیسائی اور مشرک لوگوں کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا کر داخل اسلام کیا جاتا ہے اور وہ لوگ اب سرور کائنات پر درود شریف پڑھتے اور آنجناب کے گن گاتے ہیں۔ نیز اسلام سیکھ کر اسلامی احکام پر عمل کرتے ہیں اور اسلام کی وجہ سے ان کی زندگیوں میں انقلاب آگیا ہے۔ یہ سب کچھ تحریک جدید کی برکات ہیں۔ اس بابرکت تحریک میں شمولیت نہایت ضروری ہے۔ چاہیئے کہ جماعت احمدیہ کے مرد بھی اور عورتیں بھی اور بچے بھی اس میں شمولیت اختیار کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ اور صرف شمولیت ہی نہیں بلکہ قرآن کریم کے فرمان "فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ" کے ماتحت ایک دوسرے سے بڑھ کر مالی قربانی میں حصہ لیں اور خدا کے فضلوں کا مورد اپنے آپ کو بنائیں۔ آمین یا ربّ العالمین

(قمر الدین مولوی فاضل۔ ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں!

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر دستور اساسی خدام الاحمدیہ پر نظرثانی کرنے کیلئے شوریٰ نے ایک سب کمیٹی مقرر فرمائی ہے۔

سب کمیٹی کے اجلاس سے قبل ضروری ترمیم حاصل کرنے کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ موجودہ دستور اساسی میں آپ کے نزدیک اگر کسی جگہ کسی ترمیم۔ کمی۔ زیادتی یا تبدیلی و تنسیخ کی ضرورت ہو تو براہ کرم معین صورت میں قاعدے کے حوالہ کے ساتھ معین الفاظ میں خاکسار معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو مطلع فرمائیں تا سب کمیٹی کے غور کے لئے اسے بروقت پیش کیا جا سکے۔

آپ کی طرف سے اس قسم کی اطلاع زیادہ سے زیادہ ۱۵ دسمبر ۱۹۵۹ء تک خاکسار کے نام پہنچ جانی ضروری ہے۔ اس کے بعد سب کمیٹی کے اجلاس کی تاریخ مقرر کر دی جائے گی۔

اس سلسلہ میں یہ امر خاص طور پر ملحوظ رکھیں کہ ایسی تجاویز و ترامیم علیحدہ کاغذ پر ہوں اور ایسے کاغذ پر اس کے علاوہ اور کوئی بات نہ لکھی جائے۔

امید ہے خدام اور مجالس اس سلسلہ میں اپنی تجاویز اور ترامیم وقت مقررہ کے اندر اندر بھجوا دیں گے۔ اور سب کمیٹی بغیر کسی مزید تاخیر کے اپنا کام مقررہ وقت کے اندر ختم کر سکے گی۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

رسالہ الفرقان کے متعلق اطلاع

ماہ نومبر کا رسالہ ۱۲ تاریخ کو ڈاکخانہ سے روانہ ہوا ہے۔ جن خریدار حضرات کو ۲۰ تاریخ تک رسالہ نہ ملے وہ فوراً مطلع فرمائیں۔ انہیں رسالہ دوبارہ بھیج دیا جائیگا (مینجر الفرقان)

یہ عینک کس کی ہے؟

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر جو گمشدہ اشیاء دفتر میں پہنچی تھیں متعلقہ اصحاب پہچان کر لے گئے ہیں۔ مگر ایک عینک جو سیاہ رنگ کی ہے اور اس کے اوپر لوہے کا سپرنگ ہے ابھی تک دفتر میں پڑی ہوئی ہے۔ جن صاحب کی ہو وہ دفتر انصار اللہ مرکزیہ سے لے سکتے ہیں۔ (محمد ابراہیم انچارج دفتر انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

راقم الحروف کی والدہ محترمہ حسین بی بی صاحبہ ایک لمبی بیماری کے بعد مورخہ ۶-۷ نومبر کی درمیانی شب کو بوقت گیارہ بجے رحلت فرما گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ سردست امانتاً دفن کر دیا گیا ہے۔ یہاں چونکہ ہمارا اکیلا ہی گھر احمدی ہے احمدی جماعتیں مرحومہ کا غائبانہ جنازہ ادا فرمائیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

(ظفر اللہ خاں پوسٹل کلرک سیالکوٹ شہر)

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء تک کے لئے منظور کئے گئے ہیں احباب نوٹ فرمائیں۔ (ناظر اعلیٰ)

راولپنڈی

چوہدری مبارک احمد صاحب۔ جنرل سیکرٹری
صوفی رحیم بخش صاحب۔ سیکرٹری مال

ملک وال ضلع گجرات

مرزا حاجی اختر دنیا صاحب۔ سیکرٹری مال

ہورو ضلع نواب شاہ

برکت اللہ صاحب } سیکرٹری اصلاح و ارشاد
ہوشیارپوری

فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ

چوہدری محمد شریف صاحب پریذیڈنٹ
" " سیکرٹری مال
چوہدری رحمت علی صاحب سیکرٹری امور عامہ

چوہدری محمد نواز صاحب۔ سیکرٹری اصلاح و ارشاد
چوہدری محمود احمد صاحب " ضیافت

حویلی بہادر شاہ ضلع جھنگ

عبد الحکیم خانصاحب پریذیڈنٹ
" " سیکرٹری مال

جڑانوالہ ضلع لائلپور

خواجہ محمد احمد صاحب آڑھتی۔ سیکرٹری ضیافت
میاں عبد الرحیم صاحب صراف۔ " "

چارسدہ ضلع پشاور

خان غلام محمد خانصاحب پریذیڈنٹ
محمد علی خانصاحب درانی سیکرٹری مال
محمد عباس خانصاحب " اصلاح و ارشاد
مولوی نور الحق صاحب " تعلیم

جماعت احمدیہ ڈھیپئی ضلع سیالکوٹ کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۱/۱۱/۵۹ کو جماعت احمدیہ ڈھیپئی کا ایک تربیتی اجلاس بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم محمد احمد صاحب قمر قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ منعقد کیا گیا۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم چوہدری غلام احمد صاحب ظہور انسپکٹر بیت المال نے نے حاضرین کو جلسہ کی غرض وغایت بتائی۔ ازاں بعد خاکسار نے مسلمانوں کے باہمی حقوق، جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق کے بارے میں تقریر کی۔ بعد دعا دس بجے شب جلسہ ختم ہوا۔ غیر از جماعت حضرات اور مستورات نے بھی توجہ کے ساتھ جلسہ کی کارروائی کو سنا۔ (نصیر احمد ناصر انچارج مربی ضلع سیالکوٹ)

درخواستہائے دعا

(۱) میری اہلیہ بعارضہ فالج آٹھ ماہ سے بیمار ہے۔ ابھی تک کوئی افاقہ نہیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد شفائے کامل عطا فرمائے۔ (محمد علی احمدی ساکن چک ۱۰۹ ‏6-R ضلع بہاولنگر)

(۲) خاکسار گذشتہ ایک ماہ سے بعارضہ ملیریا بخار بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشانِ قادیان سے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے (رائے شمشیر خان جونیئر کارکن دفتر اصلاح و ارشاد)

(۳) میری آپا کو میلا ملٹری ہسپتال میں داخل ہے۔ ان کا اپریشن ہوگا۔ تمام احمدی بہن بھائیوں سے درخواست دعا ہے (احمد کراچی)

(۴) خاکسار کے خسر چوہدری غلام محمد صاحب کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (چوہدری انوار الحق انور کارکن دفتر امور عامہ)

انسپکٹر کی ضرورت

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ۵۰ + ۲۰ روپے ماہوار تنخواہ پر ایک انسپکٹر کی فوری ضرورت ہے جس کا کام مجالس کی بیداری اور تربیت اور چندہ جات کی وصولی وغیرہ ہوگی۔ ایسے امیدوار جو خدام الاحمدیہ کے کاموں میں خاص دلچسپی رکھتے ہوں اور مطلوبہ امور کے اہل ہوں وہ ضروری کوائف مثلاً عمر، تعلیم، تجربہ اور مقامی امیر اور قائد کی تصدیق کے ساتھ اپنی ہاتھ کی لکھی ہوئی درخواست ۳۰ نومبر تک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ درخواستوں کے بعد مناسب امیدواروں کو انٹرویو کے لئے بلوایا جائے گا۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ڈاکٹر دیہات میں پھیل جائیں" ——— جنرل برکی کا مشورہ

پشاور ۱۷ نومبر لفٹیننٹ جنرل برکی وزیر صحت نے ڈاکٹروں کو تلقین کی ہے کہ وہ ہمدردی کا جذبہ پیدا کریں۔ اور زیادہ محنت سے کام کریں۔ آپ نے کہا۔ قوم کو آج پہلے کی نسبت ان جذبات کی سخت ضرورت ہے۔ آپ نے ڈاکٹروں کو مشورہ دیا۔ کہ وہ دیہات میں پھیل جائیں جہاں پاکستان کی پچاسی فی صد آبادی ہے۔ اور جسے اس وقت تک نظرانداز کیا جاتا رہا ہے۔

جنرل برکی ڈینز ہوٹل میں پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کی پشاور برانچ کی طرف سے دی گئی دعوت میں تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے کہا اگر ڈاکٹروں نے اپنی کارکردگی کا معیار نہ بڑھایا تو انہیں وہ وقار حاصل نہ ہو سکے گا۔ جو مغربی ملکوں میں انہیں حاصل ہے۔ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے وہ سارے شعبہ طب کی بنیاد کو مضبوط بنانے کی کوشش میں ہے۔ آپ نے کہا کہ طبی تعلیم کا معیار بھی بلند کرنے کی سخت ضرورت ہے تاکہ میڈیکل کالجوں میں ایسی تعلیم دی جاسکے۔ جس کی وجہ سے مستقبل میں طلبہ پر عائد ہونے والی ذمہ داریاں پوری ہو سکیں۔

جنرل برکی نے سرکاری ملازمت میں شامل ڈاکٹروں کی اس شکایت کا ذکر کیا کہ انہیں کم تنخواہ ملتی ہے اور کہا کہ مجوزہ میڈیکل کمشن اس قسم کے سارے معاملات پر غور کرے گا۔ آپ نے زندگی بچانے والی دواؤں کی کمیابی کا بھی ذکر کیا اور کہا اس کی وجہ ناقص تقسیم ہی ہو سکتی ہے۔

آپ نے تقسیم کے انتظام کی اصلاح پر زور دیا جب آپ کی توجہ حکومت کے اقدام کی طرف منعطف کرائی گئی جس نے غیر مستند حکیموں اور ہومیو پیتھک ڈاکٹروں کو پریکٹس کی اجازت دیدی ہے۔ تو آپ نے جواب دیا کہ جب تک سند یافتہ ڈاکٹروں کی کافی تعداد ان کی جگہ کام شروع نہیں کر دیتی۔ اس وقت تک انہیں پریکٹس سے محروم کرنا بڑا مشکل ہے۔ اس کے علاوہ دیہی آبادی دواؤں پر زیادہ دام صرف نہیں کر سکتی وہ ایلوپیتھک ڈاکٹروں کی بڑھی چڑھی فیسیں ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتی۔ بہر حال حکومت صورت حال سے آگاہ ہے وہ دیہی علاقوں کے لئے زیادہ ڈاکٹر فراہم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ساتھ ہی وہ دیہی عوام کا عام معیار زندگی بلند کرنے کی طرف بھی توجہ دے رہی ہے آپ سے درخواست کی گئی۔ کہ حکومت کو اعلیٰ ڈاکٹری تعلیم کے لئے ڈاکٹروں کو باہر بھیجنا چاہیئے۔ بہتر یہ ہوگا۔ کہ ان ڈاکٹروں کو سرکاری خرچ پر بھیجا جائے۔ اور اگر ایسا نہ ہو سکے۔ تو کم از کم ان کے اپنے خرچ پر تو انہیں باہر بھیج دیا جائے جنرل برکی نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ گذشتہ دو سال میں قریب قریب دو سو ڈاکٹروں کو اعلیٰ تعلیم کے لئے باہر بھیجا گیا تھا۔ لیکن انہیں بیرونی ملکوں میں نسبتاً بہتر ملازمتیں مل گئیں لہٰذا وہ واپس پاکستان نہیں آئے۔ آپ نے کہا کہ اگر ان ڈاکٹروں کی واپسی کی ضمانت دیدی جائے تو وزارت صحت مزید ڈاکٹروں کو باہر بھیجنے کا انتظام کر سکتی ہے۔ بشرطیکہ وہ خود اس سلسلے میں وزارت تعلیم برطانیہ سے درخواست کریں۔

جنرل برکی نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا کہ اسالی دیہی علاقوں میں بیس بڑے اور ساٹھ چھوٹے صحت کے مرکز کھولے جائیں گے اور بعد میں ہر سال دیہی علاقوں میں صحت کے مرکز کے قیام کی طرف توجہ دی جاتی رہے گی۔

آج جنرل برکی نے پشاور کے ہسپتالوں کا معائنہ کیا آپ نے ایک بیان میں کہا کہ ہسپتال میں علاج کے لئے داخل ہونے والے لوگ اگر آٹھ آنے یومیہ ادا کر سکیں تو ان سے وصول کرنے چاہئیں۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا۔ کہ ہسپتالوں کا فنڈ بڑھ جائیگا۔ جس کے باعث زیادہ ادویات اور سامان خریدا جاسکے گا۔

مغربی پاکستان کے نئے ڈائرکٹر تعلقات عامہ

لاہور ۱۷ نومبر مسٹر محمد انور نے آج ڈائرکٹر محکمہ تعلقات عامہ مغربی پاکستان کے عہدے کا چارج سنبھال لیا۔ مسٹر محمد انور ۱۹۵۰ء سے حکومت پاکستان کے ڈپٹی پرنسپل انفرمیشن آفیسر چلے آرہے ہیں انہیں تعلقات عامہ کے کام میں چوبیس سالہ تجربہ حاصل ہے اس میں سے سولہ برس انہوں نے حکومت ہند اور حکومت پاکستان کی ملازمت میں بسر کئے

ویزا کی توسیع کے لئے خاص ٹکٹ

کراچی ۱۷ نومبر وزارت داخلہ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ یکم دسمبر سے ویزا کی توسیع کے سلسلے میں استعمال ہونے والے خاص ٹکٹ مل سکیں گے جو ایک روپیہ پانچ روپے تین آنے دس روپے اور پچیس روپے کے ہوں گے۔ یہ ٹکٹ سارے ڈاک خانوں سے ریونیو کے دوسرے ٹکٹوں کی طرح دستیاب ہو سکیں گے

بار شوی سرنگوں سے سات تبتی تاجر ہلاک

نئی دہلی ۱۷ نومبر "ٹائمز آف انڈیا" کو شیلانگ سے اطلاع ملی ہے کہ لانگ جو میں چینیوں کی بارودی سرنگوں کی وجہ سے سات تبتی تاجر اور ان کے سولہ خچر ہلاک ہو گئے ہیں۔ لانگ جو بھارت کی وہ سرحدی چوکی ہے جس پر چینیوں نے قبضہ کر رکھا ہے

جنگلات میں اضافہ اور متعلقہ صنعتوں کی توسیع کا پنجسالہ منصوبہ

پندرہ کروڑ روپے خرچ ہوں گے، مغربی جرمنی کی حکومت امداد دے گی

لاہور ۱۷ نومبر۔ حکومت پاکستان کے محکمہ جنگلات کے انسپکٹر جنرل میاں تصدیق حسین نے صوبائی دارالحکومت میں بتایا کہ مغربی پاکستان کے جنگلات میں اضافہ کرنے اور متعلقہ صنعتیں قائم کرنے کے لئے ایک پانچ سالہ منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ جس پر تقریباً" پندرہ کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔

آپ نے کہا کہ پلاننگ کمیشن کی ایک اعلیٰ سطح کی کمیٹی اس منصوبہ کی افادیت کا اعتراف کرتے ہوئے اسے قابل عمل قرار دے چکی ہے۔ اس لئے اُمید کرنی چاہیئے کہ کمیشن بھی اس کی منظوری دے دے گا۔ آپ نے کہا کہ اس منصوبہ کو جامہ عمل پہنانے کے لئے ایک نیم خود مختار ادارہ قائم کرنے کی تجویز بھی حکومت کے زیر غور ہے حکومت مشرقی پاکستان اسی نوعیت کا ایک ادارہ قائم کرنے کے لئے ایک آرڈی ننس جاری کر چکی ہے۔

میاں تصدیق حسین نے مقامی اخبارات کے نمائندوں سے ملاقات کے دوران مغربی پاکستان میں جنگلات میں اضافہ کی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے مزید کہا کہ اس صوبہ کے تقریباً" ایک اعشاریہ تین (۱ء۳) فیصد علاقہ میں جنگلات ہیں۔ حالانکہ ہماری تمام ضروریات کی تکمیل کے لئے اور زرعی اراضی کو دریا برد ہونے سے بچانے کیلئے ۲۵ فیصد رقبہ میں جنگلات ہونے چاہئیں۔

اس پریس کانفرنس میں جرمن ماہرین کا ایک وفد بھی موجود تھا۔ یہ وفد جنگلات اور متعلقہ صنعتوں کے بین الاقوامی شہرت کے ماہر پروفیسر ڈاکٹر ایف کول مین کی قیادت میں تقریباً" ایک ہفتہ سے مغربی پاکستان کا دورہ کر رہا ہے۔ یہ وفد مشرقی پاکستان کا دورہ کرنے کے بعد ۲۵ نومبر کو واپس مغربی جرمنی پہنچ جائیگا۔ اور پھر یہ ماہرین اپنی حکومت کو اس مضمون کی رپورٹ پیش کریں گے۔ کہ پاکستان میں جنگلات سے متعلقہ صنعتوں کے قیام کے لئے حکومت پاکستان کی کس حد تک امداد کی جاسکتی ہے۔

میاں تصدیق حسین نے بتایا کہ مغربی پاکستان میں سابق صوبہ سرحد سے متصلہ ریاستوں کے تقریباً" دو ہزار مربع میل رقبہ میں گھنے جنگلات موجود ہیں۔ لیکن سڑکوں کی عدم موجودگی اور بعض دوسری مشکلات کے باعث ان جنگلات سے ابھی تک کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکا۔ آپ نے کہا کہ دریائے چترال کے ذریعے عمارتی لکڑی پاکستان کے میدانی علاقوں میں لانے کے امکانات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ چونکہ یہ دریا چترال کے علاقہ میں نکل کر افغانستان کی حدود میں سے گزرتا ہوا پھر پاکستان میں داخل ہوتا ہے۔ اس لئے حکومت پاکستان کے روبرو تجویز پیش کی گئی ہے کہ اس سلسلہ میں حکومت افغانستان سے بات چیت کی جائے۔ آپ نے کہا کہ اگر کسی طرح ان جنگلات کو استعمال کیا جاسکے۔ تو سالانہ تقریباً" سات لاکھ مکعب فٹ لکڑی مہیا ہو گی۔ اور اس طرح صوبہ کی ضروریات بہت حد تک پوری ہو جائیں گی۔

آپ نے ایک سوال پر بتایا کہ غلام محمد بیراج کے علاقہ میں صرف ایک لاکھ تیس ہزار ایکڑ رقبہ جنگلات کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ حالانکہ اصولی طور پر یہاں دو لاکھ ایکڑ سے زائد رقبہ پر جنگلات ہونے چاہئیں۔ آپ نے کہا کہ حکومت کی طے شدہ پالیسی کے مطابق تمام بیراجوں میں دس فیصد رقبہ جنگلات کے لئے مخصوص ہونا چاہیئے لیکن بوجوہ اتنا رقبہ محکمہ جنگلات کے حوالے نہیں کیا جارہا اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ میدانی علاقوں میں جنگلات کے لئے پانی کی سپلائی جاری رکھنا ممکن نہیں۔ آپ نے کہا کہ اس مشکل کے پیش نظر ہم نے آئندہ اپنی زیادہ تر توجہ پہاڑی علاقوں کی طرف مبذول کرنے کا فیصلہ کیا ہے چونکہ ان علاقوں میں بارش ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے وہاں مصنوعی آبپاشی کی ضرورت نہیں ہوتی۔

سائنسی و صنعتی تحقیقاتی کونسل کیلئے زمین

لاہور ۱۷ نومبر:۔ کمشنر لاہور ڈویژن نے اعلان کیا ہے کہ قانون حصول اراضی مجریہ ۱۸۹۴ء کے تحت اچھرہ لاہور میں واقع ۲۲۷ کنال سے زائد رقبہ زمین حاصل کیا جارہا ہے تاکہ سائنسی و صنعتی تحقیقاتی کونسل اس پر ایک ریجنل لیبارٹری ذیلی عمارتوں کے گودام اور کوارٹر تعمیر کر سکے۔

تبت میں بھارتیوں کی گرفتاری

نئی دہلی ۱۷ نومبر آج بھارتی پارلیمنٹ نے ایک وائٹ پیپر شائع کر کے چین پر الزام عائد کیا ہے کہ اس نے تبت میں اکیس بھارتی شہریوں کو جیل میں ڈال رکھا ہے جن میں لداخ کے سولہ لاما بھی ہیں۔ وائٹ پیپر میں کہا گیا ہے کہ تبت میں چھ سو کشمیری مسلمانوں کو بھارتی شہریت اختیار کرنے سے روک دیا گیا ہے۔

منتخب ارکان سے نامزدگیوں کی توثیق لازمی قرار دینے کی تجویز

صدر کی واپسی پر قطعی فیصلہ کیا جائیگا انتخابی پراپیگنڈا کی اجازت دینے کے لئے مارشل لاء کے ضابطہ میں ترمیم کا مسودہ

لاہور ۱۸ ؍نومبر حکومت پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات اور ان کی کارکردگی کے کچھ عرصے کے بعد نئی سیاسی جماعتوں کے قیام کا امکان پیدا ہو سکتا ہے۔ فی الحال سیاسی جماعتوں سے پابندی اٹھانے کا مسئلہ حکومت کے زیر غور نہیں ہے۔ مسٹر منظور قادر مشرقی پاکستان کے دورہ سے کل دوپہر بذریعہ طیارہ یہاں پہنچے۔ اسی طیارہ سے مشرقی پاکستان کے گورنر مسٹر ذاکر حسین حکومت مشرقی پاکستان کے چیف سیکرٹری اور حکومت پاکستان کے محکمہ اطلاعات کے جائنٹ سیکرٹری بریگیڈیر اف ز خان بھی تشریف لائے ہیں۔

وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ بنیادی جمہوریتوں کے انتخاب میں پراپیگنڈا کی اجازت دینے کے متعلق حکومت نے فیصلہ کر دیا ہے۔ چنانچہ مارشل لاء کے قاعدہ ۵۵ میں ترمیم کا مسودہ تیار کر لیا گیا ہے۔

یاد رہے پچھلے دنوں حکومت مغربی پاکستان کے ڈویژنل کمشنروں کے اجلاس نے سفارش کی تھی کہ بنیادی جمہوریتوں کے انتخاب میں پراپیگنڈا کرنے کی اجازت ہونی چاہیئے۔ اس قاعدے کے تحت کوئی شخص سیاسی نوعیت کے جلسہ یا جلوس کی تنظیم طلبی یا شرکت کا مرتکب نہ ہو گا۔ انتہائی سزا سات سال قید سخت ہو گی

مسٹر منظور قادر نے بتایا کہ حکومت نامزدگی کے بارے میں نئے طریق کار کے متعلق سوچ رہی ہے اور اس سلسلہ میں کئی ایک تجاویز حکومت کے زیر غور ہیں مثال کے طور پر نامزدگی کی ذمہ داری صرف ایک افسر کے سپرد نہ رہنے دی جائے بلکہ کئی ایک افسروں کا گروہ مشترکہ طور پر نامزدگیوں کا کام کرے۔ سرکاری اور غیر سرکاری افراد کی ٹیم یہ نامزدگیاں کرے۔ یہ بھی تجویز زیر غور ہے کہ کوئی نامزدگی اس وقت تک منظور نہ کی جائے جب تک کہ منتخب شدہ اراکین ان نامزدگیوں کی تصدیق نہ کریں وزیر خارجہ نے بتایا کہ اسی طرح سے بنیادی جمہوریتوں کے چیئرمین کے انتخاب کے متعلق مختلف تجاویز زیر غور ہیں۔ مثال کے طور پر صرف منتخب شدہ ممبروں میں سے چیئرمین منتخب ہو جس کو منتخب ممبروں کی اکثریت کی تائید حاصل ہو۔ ان تمام تجویزوں پر صدر مملکت کے آنے کے بعد ہی غور کیا جائے گا اور ان کو فوراً قواعد میں شامل کر دیا جائے گا۔

مسٹر منظور قادر نے کہا کہ سرکاری افسروں کو نہایت سختی سے ہدایات بھیجی جارہی ہیں کہ وہ انتخابات اور بنیادی جمہوریتوں کی کارکردگی میں بالکل غیر جانبدار رہیں۔ ورنہ ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

مسٹر منظور قادر پنڈی روانہ ہو رہے ہیں۔ جہاں وہ تعلیمی کمیشن کی رپورٹ پر غور کرنے والی سب کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کریں گے یہ اجلاس دو دن ہوتا رہے گا اور اس میں دونوں صوبوں کے گورنر بھی شرکت کریں گے۔ اس کے بعد وزیر خارجہ صدر امریکہ کی آمد کے سلسلے میں کراچی چلے جائیں گے۔ وہاں سے واپسی پر وہ مغربی پاکستان کا دورہ کریں گے اور بنیادی جمہوریتوں کے سلسلے میں لوگوں کے شکوک رفع کریں گے۔

پاکستان میں بدعنوانیوں پر قریب قریب قابو پا لیا گیا ہے

تہران میں پاکستان کے وزیر داخلہ کی پریس کانفرنس

تہران ۱۸ ؍نومبر پاکستان کے وزیر داخلہ لیفٹیننٹ جنرل کے ایم شیخ نے کہا ہے کہ پاکستان میں بدعنوانیوں پر قریب قریب قابو پا لیا گیا ہے انہوں نے بتایا کہ اس وقت پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ خوراک ہے اور اس سلسلہ میں حکومت غلہ بنک قائم کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ پاکستان کے وزیر داخلہ لیفٹیننٹ جنرل کے ایم شیخ نے کل صبح تہران میں ایک کانفرنس میں بتایا کہ پاکستان میں رشوت ستانی اور بدعنوانی کی لعنت پر اب قابو پا لیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ رشوت ستانی کو ابھی مکمل طور پر ختم نہیں کیا گیا تاہم ہمیں امید ہے کہ عوام کے انتہائی تعاون سے اس برائی کو ختم کر دیا جائے گا۔

درخواست دعا

مؤرخہ ۱۳ نومبر کو مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ مقیم راولپنڈی کے ہاتھ کا دوبارہ آپریشن ہوا ہے۔ تقریباً دو ہفتہ کے بعد پہلی پٹی کھولی جائے گی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور اس کی عنایت سے اس مرتبہ آپریشن پورے طور پر کامیاب ثابت ہو اور مولا کریم مکرم مولوی صاحب کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

پاکستان اور ایران کے درمیان تجارت میں توسیع کے معاہدہ پر دستخط ہو گئے

معاہدے کے تحت دونوں ملکوں کے باشندوں کو سفر رہائش نقل و حمل اور ملازمت کی سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔

تہران ۱۸ ؍نومبر:۔ کل صبح یہاں باہمی تجارت میں توسیع اور تجارتی سہولتیں فراہم کرنے کے متعلق پاکستان اور ایران کے درمیان ایک نئے معاہدے پر دستخط ہو گئے۔ پاکستان کی طرف سے پاکستانی سفیر میجر جنرل رضا اور ایران کی طرف سے ایران کے وزیر خارجہ نے اس پر دستخط کئے۔

اس معاہدے کے تحت دونوں ملکوں کے باشندوں کو دو طرفہ بنیاد پر رہائش نقل و حمل اور ملازمت کی سہولتیں حاصل ہوں گی۔

اس موقع پر جنرل رضا نے اپنی مختصر تقریر میں بتایا کہ یہ معاہدہ ایک تاریخی دستاویز ہے۔ اور ہمارے اس عزم کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ دونوں ممالک مل کر اپنی اقتصادی حالت بہتر بنائیں گے۔ اس معاہدے کا ایک اہم مقصد یہ ہے کہ پاکستان اور ایران کے درمیان تجارت بڑھائی جائے۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے۔ کہ پچھلے چند سال میں دونوں ملکوں کی تجارت میں نمایاں توسیع اور ترقی ہوئی ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ نئے معاہدے کے مطابق باہمی تجارت میں مزید ترقی ہو گی۔

اس موقعہ پر وزیر خارجہ ایران نے کہا کہ یہ انتہائی خوشی کا مقام ہے۔ کہ پاکستان اور ایران کے درمیان نئے تجارتی معاہدے پر اس وقت دستخط ہو گئے ہیں جبکہ پاکستان کے صدر ایران کا دورہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے اُمید ظاہر کی کہ نئے معاہدے سے دونوں ملکوں کے تعلقات اور مستحکم ہو جائیں گے۔ معاہدے کے تحت پاکستانی مال کو ترکی بھیجنے کے انتظامات میں حکومت ایران مدد دے گی۔ اور اسی طرح ایران پاکستان کے راستے اپنا جو مال ہندوستان بھیجے گا۔ پاکستان اس کی ترسیل میں سہولتیں فراہم کریگا۔

دریں اثنا یہاں کے باخبر حلقوں نے نئے معاہدے پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا کہ نئے معاہدے کی کامیابی کے وسیع امکانات ہیں۔

اعلانِ نکاح

میرے بھائی عزیزم عبدالمجید ابن مکرم شیخ عبدالرب صاحب [illegible] فیصل پوری کا نکاح [illegible] سعیدہ [illegible] شیخ محمد حسن صاحب [illegible] کے ساتھ [illegible] مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے مورخہ ۱۳ء ۵۹ بعد نماز ظہر مسجد دارالرحمت میں پڑھا اور دُعا فرمائی احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین

(عبدالسلام شجاع آباد ضلع ملتان)